مسلمان کی عزّت کیجئے...!

02-June-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

2جون،2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

مسلمان کی عزّت کیجئے...!

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...پیارے آقا صلی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے چادر عطا فرمائی
- ...مسلمان کی بے عزّتی حرام ہے
- ...مسلمان کو تکلیف پہنچانا سخت ترین گُناہ ہے
- ...مسلمان کی بے عزّتی کی چند مثالیں
- ...سورۂ حُجُرات میں اجتماعی زندگی کے آداب

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: جسے کوئی اَہم حاجت دَرپیش ہو، وہ مجھ پر کَثْرت سے درود شریف پڑھے کیونکہ درودِ پاک دُکھ، دَرْد اور مصیبتوں کو دُور کرتا اور رِزْق میں اِضَافہ کرتا ہے۔[1]

دُور ہو جائیں دُنیا کے رنج و اَلَم | ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم
مال ودولت کی کثرت کا طالب نہیں | تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُود وسلام[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت اَفْضَل تَرِین عَمَل ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کروا دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ علمِ دین سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ اپنی

---

1 ...بُستان الواعِظین، صفحہ: 241۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 604۔
3 ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے چادر عطا فرمائی

حضرت جریر بن عبد اللہ بَجَلِی رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، آپ نے 10 سن ہجری، ماہِ رمضان المبارک میں اسلام قبول کیا، بہت حسین و جمیل اور خوبصورت تھے، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا فرمان ہے: جَرِیْرٌیُوسُفُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ جریر بن عبد اللہ اس اُمَّت کے یُوسف ہیں۔[1]

ایک مرتبہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے مبارک حجرے میں تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان حاضِر ہوئے، یہاں تک کہ حجرہ مبارک بھر گیا، مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ باقی نہ رہی، حضرت جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی آگئے، جگہ تو تھی نہیں، لہٰذا آپ دروازے ہی میں بیٹھ گئے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دیکھا تو اپنی چادر مبارک لپیٹ کر ان کی طرف اُچھال دی اور فرمایا: جریر! یہ چادر بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ...!

اللہ اکبر! سرورِ انبیا، محبوبِ خُدا صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی جانِب سے ایسی عزّت افزائی کوئی معمولی بات تو نہیں تھی، اب صحابیِ رسول حضرت جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا ادب اور عشقِ رسول دیکھئے! آپ نے چادر مبارک کو زمین پر گرنے نہ دیا، لپک کر چادر مبارک کو ہاتھوں پر لیا، اسے چوما اور آنکھوں پر لگا کر بے اختیار رونے لگے، روتے روتے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے مجھے عزّت بخشی، اللہ پاک آپ کی عزّتوں میں مزید

[1]... اُسْدُ الْغابۃ، جلد: 1، صفحہ: 529۔

اضافہ فرمائے، میری یہ مجال نہیں کہ میں آپ کی مبارک چادر پر بیٹھوں، یہ کہہ کر آپ نے چادر مبارک بارگاہِ رسالت میں پیش کر دی۔

اس پر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ یعنی جب تمہارے پاس قوم کا عزّت دار شخص آئے تو اس کی عزّت کرو!(1)

اے عاشقانِ رسول! قربان جائیے! رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ان خوش گوار اور نِرالی اداؤں پر...!! دوجہاں کے سردار ہیں، اللہ پاک نے اپنی محبوبِیّت کا تاج عطا فرمایا، نبیوں کا امام بنایا، اتنا اَرْفَع و اعلیٰ، بلند ترین مقام ہونے کے باوُجود مبارک انداز دیکھئے! کیسے نِرالے ہیں، ایک غُلام حاضِر ہوتے ہیں اور سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم انہیں اپنی چادر عطا فرماتے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ!

تم عرش کے تاجدار مولیٰ	تم فرش کے باوقار آقا
اس شان کے ہم نے کیا کسی نے	دیکھے نہیں زِینہار آقا
ایسا تو کہیں سُنا نہ دیکھا	بندوں کا اُٹھائیں بار آقا
جن کی کوئی بات تک نہ پوچھے	ان پر تمہیں آئے پیار آقا
ہو جانِ حسنؔ نثار تجھ پر	ہو جاؤں ترے نثار آقا(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر مسلمان عزّت دار ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے مسلمان کو عزّت سے نوازا ہے، کوئی غریب ہے یا

---

1 ...مکارم الاخلاق، صفحہ:60 تا 61، حدیث:71۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:65و67ملتقطاً۔

امیر، کوئی گورا ہے یا کالا، ہر وہ شخص جس کے دِل میں ایمان کا نور موجود ہے، اس کے سر پر عزّت کا تاج بھی سجا ہوا ہے، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (پارہ:28، سورۂ منٰفقون:8)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں صاف صاف فرما دیا کہ عزّت اللہ ربُّ العزّت کی ہے، اس کی عطا سے اس کے محبوب صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم عزّتوں والے ہیں اور محبوبِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقے میں آپ کا ہر غُلام عزّت والا ہے۔ تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے: (1): ہر مؤمن عزّت والا ہے، کسی مسلِم قوم کو ذلیل جاننا یا اسے کمین کہنا حرام ہے (2): مؤمن کی عزّت ایمان اور نیک اعمال سے ہے، روپیہ پیسہ سے نہیں (3): مؤمن کی عزّت دائمی ہے، فانی نہیں، اسی لئے مؤمن کی لاش اور قبر کی بھی عزّت کی جاتی ہے (4): جو مؤمن کو ذلیل سمجھے، وہ اللہ پاک کے نزدیک ذلیل ہے، بندہ غریب ہو، مسکین ہو مگر ہو مسلمان تو وہ عزّت والا ہے جبکہ کوئی کتنا ہی امیر ہو، مالدار ہو مگر ہو کافِر تو عزّت والا نہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتَر ہے۔[1]

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے عشق بھرے جذبات کا اظہار یوں کرتے ہیں:

صاحبِ عزّت و جلال آقا | تُو ہے باعظمت و کمال آقا
میں ہوں بے رُوپ، بے جمال آقا | کچھ نہیں ڈھنگ اور کمال آقا
تری رحمت ہی سے ملی عزّت | خاک مجھ میں ہے کچھ کمال آقا

---

1 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:28، سورۂ منٰفقون، تحت الآیۃ:8، جلد:10، صفحہ:169۔

ٹھوکریں دربدر کی کیوں کھاؤں | تیرے دَم سے ہوں مالا مال آقا
تم نے ہی سر بلندیاں بخشیں | مجھ میں کچھ بھی نہ تھا کمال آقا
آپ نے صِرف اپنی رحمت سے | بخشی عزّت دیا جلال آقا[1]

مسلمان کے لُعَاب کی بھی عزّت ہے

بہارِ شریعت میں ایک مسئلہ لکھا ہے، اس کا خُلاصہ یہ ہے کہ مِسْواک جسے مسلمان استعمال کر چکا ہو، جب وہ مسواک قابِلِ استعمال نہ رہے (مثلاً بہت چھوٹی ہو جائے کہ پکڑی نہ جائے) تو اس مسواک کو یا تو دَفن کر دیا جائے یا احتیاط سے کسی محفوظ جگہ رکھ دیا جائے، اس استعمال شُدہ مسواک کو یونہی پھینک دینا درست نہیں۔

آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ حکمت کیا ہے؟ کیا مسواک کا اتنا ادب ضروری ہے؟ مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کی 2 حکمتیں لکھی ہیں: **(1):** مِسْواک آلۂ ادائے سُنّت ہے (یعنی یہ چھوٹی سی لکڑی جسے مسواک کہا جاتا ہے، اس لکڑی کو حضور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ایک عَمَل مبارک کے ساتھ نسبت ہو گئی، ایک مسلمان بندے نے سُنّتِ مصطفےٰ کی ادائیگی کے لئے اس لکڑی کو استعمال کر لیا ہے، لہٰذا یہ لکڑی کا ایک ٹکڑا سُنّتِ مصطفےٰ کے ساتھ نسبت ہونے کی وجہ سے قابلِ احترام ہے)۔ **(2):** دوسری حکمت یہ ہے کہ آبِ دَہَنِ مسلم (یعنی مسلمان کے منہ کا لُعَاب) پاک ہے، چونکہ مسواک مسلمان کے مُنہ میں استعمال ہوئی ہے، لہٰذا مسلمان کا لُعَاب جو اس مسواک کے ساتھ لگا ہے، اس کا اَدَب کرتے ہوئے، مِسْواک کو یا تو دَفن کر دیا جائے یا محفوظ مقام پر احتیاط سے رکھ دیا جائے تاکہ مسلمان کے منہ

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 174 تا 175 ملتقطاً۔

کے لُعاب کی بے حرمتی نہ ہو۔ مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: عُلَما فرماتے ہیں: بیت الخلا (یعنی واش رُوم) میں تھوکنا منع ہے، وجہ؟ کیوں منع ہے؟ اس لئے کہ مسلمان کا لُعاب پاک ہے، بیت الخلا جیسی جگہ پر اس پاک چیز کو ڈالنا مناسب نہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! ایک مسواک کو جب رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نہیں بلکہ آپ کی ایک سُنّت کے ساتھ نسبت ہوئی تو اس کی عزّت ہو گئی تو وہ انسان جس کا عزّت دار نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایمان کا رشتہ ہے، اس کی عزّت کتنی ہو گی...؟ پھر یہ بھی غور کیجئے! کہ مسلمان کے مُنہ کے لُعاب کی جب اتنی عزّت ہے کہ اسے ناپاک جگہ ڈالنے سے عُلَما نے منع فرمایا تو ذرا سوچئے! خُود مسلمان کی اپنی عزّت کتنی ہو گی...؟؟

مسلمان کی عزّت

اِبْنِ ماجہ شریف میں ہے، جانِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کعبہ شریف کو مخاطب کر کے فرمایا: اے کعبہ تُو کیسا پاکیزہ ہے! تیری خوشبو کیسی پاکیزہ ہے! تُو کیسا عظیم ہے! تیری عزّت بھی کتنی بلند ہے! اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے، بے شک ایک مؤمن کی عزّت اللہ پاک کے ہاں تیری عزّت سے زیادہ ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! اللہ پاک نے مسلمان کو کیسی عزّتوں سے نوازا ہے، یقیناً درجات کے اعتبار سے عزّتوں میں کمی بیشی تو ہے، ایک ولیُ اللہ کی اور عام مؤمن کی عزّت برابر نہیں ہے، اسی طرح عُلَما کی عزّت عوام کی عزّت سے کہیں بڑھ کر ہے مگر

1... بہارِ شریعت، جلد: 1، صفحہ: 294، حصہ 2: خلاصۃً۔

2... ابن ماجہ، کتاب الفتن، صفحہ: 633، حدیث: 3932۔

عزّت تو سب ہی کی ہے، جس کے دِل میں بھی نورِ ایمان موجود ہے، اس کے سَر پر عزّت کا تاج بھی سجا ہوا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر مسلمان کی عزّت کریں، اُس کی حُرمت کا خیال رکھیں۔ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، مکی مدنی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو بندہ اپنے مسلمان بھائی (کی عزّت کرتے ہوئے، اس) کے گھوڑے کی رِکاب پکڑے، اس کا یہ عَمَل کسی لالچ کی وجہ سے نہ ہو، کسی قسم کے خوف کے سبب نہ ہو (بلکہ خالص اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو) تو غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ اللہ پاک اس رکاب پکڑنے والے کی مَغفِرَت فرما دیتا ہے۔[1]

پہلے دور میں گھوڑوں پر سَفَر ہوتے تھے تو عزّت افزائی کا یہ طریقہ تھا کہ ایک شخص گھوڑے کی لگام پکڑ لیتا تھا تاکہ سوار ہونے والا آسانی سے سُوار ہو جائے، اسی طرح جب کوئی گھوڑے سوار آتا تو جلدی سے آگے بڑھ کر گھوڑے کی لگام پکڑ لیتے تھے، تاکہ گھوڑے سُوار آسانی سے اُتر جائے۔ آج کے دَور میں اس کی مثال یوں بنے گی کہ مثلاً ایک شخص موٹر سائیکل پر آیا، دوسرا جلدی سے آگے بڑھ کر موٹر سائیکل پکڑ لے کہ لائیے! میں پارک کر دیتا ہوں، اس عَمَل سے اسے کوئی لالچ نہ ہو کہ مثلاً سیٹھ صاحِب ہیں، کوئی نگران صاحب ہیں، میں ان کی عزّت کروں گا تو یہ مجھ پر نوازشات کے دروازے کھول دیں گے، نہ ہی کوئی خوف ہو کہ سیٹھ صاحب یا نگران صاحب تشریف لائے ہیں، اگر آگے بڑھ کر موٹر سائیکل پارک نہیں کروں گا تو کھری کھری سُنائیں گے یا ناراض ہوں گے، ایسا کوئی معاملہ نہ ہو، نہ لالچ ہو، نہ کوئی خوف ہو بلکہ بندہ خالِصتاً اللہ پاک کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کرے تو اس کی برکت سے اللہ پاک اُس عزّت کرنے والے کی مَغفِرَت فرما دیتا ہے۔

---

1 ... معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:287، حدیث:1012۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں دوسروں کی عزّت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

مسلمان کی عزّت دوسرے مسلمان پر حرام ہے

اللہ پاک کے آخری رسول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ** یعنی ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی آبروریزی (یعنی بے عزّتی) نہ کرے، کسی مسلمان کو ناحق اور ظُلمًا قتل نہ کرے، کہ یہ سب سخت جُرم ہیں۔[2]

مفتی صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: مسلمان کو نہ تو دل میں حقیر جانو! نہ اُسے حقارت کے الفاظ سے پکارو! نہ ہی بُرے لَقَب سے یاد کرو! نہ اس کا مذاق بناؤ! آج ہم میں یہ عیب بہت ہے، پیشوں، نسبوں، یا غربت واِفلاس کی وجہ سے مسلمان بھائی کو حقیر جانتے ہیں کہ وہ پنجابی ہے، وہ بنگالی ہے، وہ سندھی ہے، وہ سرحدی ہے، اسلام نے یہ سارے فرق مٹا دیئے۔ شہد کی مکھی مختلف پھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو ان کا نام شہد ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب حضورِ اکرم، نورِ مُجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن پکڑ لیا تو سب مسلمان ایک ہو گئے، حبشی ہو یا رُومی![3]

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا | جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ: 1386، حدیث: 2564۔

2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 553۔

3 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 552 ملتقطاً۔

مسلمان کی بے عزّتی حرام ہے

حَجَّةُ الوَدَاع کا موقع تھا، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مِنٰی شریف میں خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کو مخاطب کر کے فرمایا: اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ یہ کون سا مہینا ہے؟ (بالکل واضح سی بات تھی، حج کا موقع ہے اور حج ذُوالحِجۃ الحرام ہی میں ادا کیا جاتا ہے لیکن صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کا ادب دیکھئے!) صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کو گمان ہوا کہ شاید حُضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس مہینے کا نام تبدیل فرمانے والے ہیں، لہٰذا عرض کیا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بہتر جانتے ہیں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اَلَيْسَ ذُوالْحِجَّةِ؟ کیا یہ ذُوالحج کا مہینا نہیں؟ صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان نے عرض کیا: کیوں نہیں (یعنی جی ہاں! ذُوالحج کا ہی مہینا ہے)۔ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے دوسرا سوال کیا: اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ یہ کون سا شہر ہے؟ (یہ بھی بالکل واضح بات تھی، حج مکے ہی میں ادا کیا جاتا ہے مگر صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان نے اس بار بھی ادب کرتے ہوئے) عرض کیا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟ کیا یہ بَلدَہ (یعنی مکہ مکرمہ) نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں (بالکل یہ مکہ مکرمہ ہی ہے)۔ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تیسرا سوال کیا: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ یہ کونسا دِن ہے؟ صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان نے اس بار بھی ادباً عرض کیا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ کیا یہ یومُ النَّحر نہیں ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں، (یہ یومُ النحر یعنی قربانی ہی کا دِن ہے)۔

اب رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک جیسے اس دِن کی، اس شہر اور اس مہینے میں حُرمت و عزّت ہے، تمہارے خُون، تمہارے مال اور تمہاری عزّتیں ایسے ہی ایک دوسرے پر حرام ہیں۔(1)

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حدودِ حرم میں جیسے نیکی ایک کی ایک لاکھ بن جاتی ہے، ویسے ہی گُناہ بھی ایک کا لاکھ ہے، اس لئے حُضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جیسے یہاں کا گُناہ دوسرے مقامات کے گُناہ سے سخت تَر ہے، ایسے ہی مسلمان کے خون، مال، آبرو ظلماً برباد کرنا سخت تَر ہے۔(2)

خدایا! کسی کا نہ دل میں دکھاؤں | اَماں تیرے اَبدی عذابوں سے پاؤں

مسلمان کو تکلیف پہنچانا سخت ترین گُنَاہ ہے

مفتی صاحب ایک مقام پر فرماتے ہیں: یعنی جیسے ماہِ ذِی الحج میں خصوصاً عرفہ کے دن، حرم شریف کی زمین میں گُناہ کرنا بد ترِین جُرم ہے کہ اس میں 3 جُرموں کا مجموعہ ہے: (1): گُناہ ایک جُرم (2): محترم جگہ کی بے حرمتی دوسرا جُرم (3): حرمت والی تاریخ و مہینا کی بے ادبی تیسرا جُرم، ایسے ہی مسلمان کا خُون بہانا، مال لُوٹنا (اور عزّت پامال کرنا) کئی جرموں کا مجموعہ ہے کہ یہ ظُلم بھی ہے، اللہ پاک کی ناراضی کا باعِث بھی ہے اور رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم کی تکلیف کا سبب بھی ہے۔(3) کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ جس نے مسلمان کو تکلیف

1...بخاری، کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع، صفحہ: 1092، حدیث: 4406 ملتقطاً۔
2...مرآۃ المناجیح، جلد: 4، صفحہ: 173۔
3...مرآۃ المناجیح، جلد: 4، صفحہ: 115 بتغیر قلیل۔

پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔[1]

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں | بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسلمان کی بے عزّتی کی چند مثالیں

پیارے اسلامی بھائیو! آہ! افسوس...! اب ہمارے معاشرے میں دوسروں کی عزّت پامال کرنے کو بہت معمولی خیال کیا جانے لگا ہے ❀ کبھی مذاق کی بنیاد پر دوسروں کو ذلیل کیا جاتا ہے ❀ کوئی دوسروں پر فقرے کَستا اور عزّتِ نفس کی دھجیاں بکھیرتا ہے ❀ کسی کی غربت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے ❀ کسی کی ذات کو کمتر سمجھ کر اسے معاشرے میں ذلیل کیا جاتا ہے ❀ جس کے ہاں بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں، بیٹے نہ ہوں، اسے طعنے دیئے جاتے ہیں ❀ سیٹھ ملازِم کو ذلیل کرتے نہیں شرماتا، سب کے سامنے اس کی عزّتِ نفس کو تار تار کر کے رکھ دیتا ہے ❀ صدقہ خیرات کرنا ہو تو بعض امیر شہرت کے چکر میں غریبوں کی تصویریں بناتے، اپنی نام نہاد سخاوت کا چرچا کرتے اور بے چارے غریب کی عزّتِ نفس کے ساتھ کھیلتے ہیں ❀ شادی بیاہ میں بعض دفعہ غریب رشتے داروں کو ذلیل کر دیا جاتا ہے اور اب تو وَنْ کلِک (**One Click**) فارمولا بھی آگیا، لوگ ہنسی مذاق (یعنی **Prank**) کے نام پر دوسروں کا مذاق بنا کر سوشل میڈیا پر ڈالتے اور لاکھوں کروڑوں کے سامنے بے چاروں کی عزّت پامال کر ڈالتے ہیں۔

سود سے بڑا گُناہ

حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے

---

[1] ... معجم اوسط، جلد:2، صفحہ:387، حدیث:3607۔

دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک کے نزدیک سود سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کیا: اللہُ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کے نزدیک سود سے بڑھ کر گناہ مسلمان کی عزت کو حلال سمجھنا ہے۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! جب اللہ پاک نے، اس کے پیارے محبوب صلی اللہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمان کو ایسی عزّتوں سے نوازا ہے تو ہم پر لازِم ہے کہ ہم دوسروں کی عزّت کریں، انہیں تعظیم و تکریم دیں اور کسی صُورت بھی دوسروں کی عزّتِ نفس پامال نہ کیا کریں۔ آیئے! اس ضمن میں قرآنِ کریم کی چند تعلیمات سُنتے اور انہیں اپنے کردار کا حِصّہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سورۂ حُجُرات میں اجتماعی زندگی کے آداب

سورۂ حُجُرات 26 وَیں سپارے کی ایک مختصر سُورت ہے، صِرف 2 رکوع اور 18 آیات کی اس مختصر سُورت میں بہت ساری تعلیمات دی گئی ہیں، بالخصوص مسلمانوں کو اجتماعی (یعنی مل جُل کر رہنے والی) زندگی کے آداب سکھائے گئے ہیں یعنی ہم نے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کیسا رویّہ رکھنا ہے، ہمارے والدین ہوں یا بہن بھائی، پڑوسی ہوں یا اَہْلِ محلہ، کوئی دُور کا عزیز ہو یا بالکل اجنبی غرض ہر وہ شخص جو مسلمان ہے، چاہے وہ دُنیا کے کسی کونے میں بھی رہتا ہے، جب بھی ہماری اس سے ملاقات ہو، ہم نے اس کے

1 ...شُعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، جلد:5، صفحہ:298، حدیث:6711۔

ساتھ کیسا سلوک کرنا ہے، اس تعلق سے سورۂ حُجُرات میں 6 مدنی پھولوں کا حسین گلدستہ بیان کیا گیا ہے۔

آیئے! قرآنِ کریم کے عطا کردہ یہ 6 مدنی پھول سُنتے اور آج ہی سے انہیں اپنے کردار کا حِصّہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

(1): کسی کا مذاق نہ اُڑاؤ...!!

اللہ پاک نے پارہ:26، سورۂ حُجُرات کی آیت نمبر 11 میں ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ (پارہ:26، سورۂ حجرات:11)	ترجمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں

مسلمان کی عزّت و تعظیم میں سے ہے کہ کسی طرح بھی اس کا مذاق نہ اُڑایا جائے۔ آیتِ کریمہ کے اس حصّے میں اسی بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی مرد دوسرے مرد کا اور کوئی عورت دوسری عورت کا مذاق نہ اُڑائے۔

ہر ایک کا اپنا ذوق ہوتا ہے، زِندگی گزارنے کا انداز اپنا ہوتا ہے، ہم کسی کے انداز پر تنقید نہیں کرسکتے، ہم کسی کے لباس پر، اس کے لائف سٹائل پر تنقید نہیں کرسکتے، یہاں تک کہ اگر کوئی گُناہ گار ہے تو اسے بھی اچھے انداز سے نیکی کی دعوت تو دی جائے گی مگر اس کا مذاق اُڑانا ہرگز درست نہیں ہے۔

آج کل ہمارے ہاں یہ وبا بہت عام ہے ❀ کسی نے داڑھی شریف کی سُنّت سجالی تو

اس پر تنقید ❀ کوئی عمامے شریف کا تاج سجا لے تو اس پر تنقید ❀ کوئی آدھی پنڈلی تک سُنّت کے مطابق کرتا پہنتا ہے تو اس پر تنقید ❀ بے چارے غریب کے لباس پر طعن و تشنیع کرتے ہیں ❀ دوسروں کی نقل اُتار کر ان کے انداز کا مذاق اُڑایا جاتا ہے ❀ یہاں تک کہ بعض نادان قُدرت کی بنائی ہوئی چیزوں کا بھی مذاق اُڑاتے ہوئے بالکل نہیں شرماتے ❀ کسی کی آنکھ ٹیڑھی ہے تو اسے بھینگا کہہ کر مذاق اُڑائیں گے ❀ کسی کی ناک لمبی ہے تو اس کی ناک کا مذاق ❀ کسی کے ہونٹ موٹے ہیں تو اس کے ہونٹوں کا مذاق ❀ کسی بے چارے کی ٹانگ میں مسئلہ ہے تو اسے لنگڑا کہہ کر مذاق اُڑاتے اور سامنے والے کی عزّتِ نفس کی دھجیاں اُڑاتے ہیں۔

مذاق اُڑانے کے عذابات

آہ! ہماری بے احتیاطیاں، آہ! یہ غفلت...! اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: لَاتُمَارِ أَخَاكَ وَلَاتُمَازِحْهُ اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو، نہ اس کا مذاق اُڑاؤ۔[1]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: بلاشُبہ لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے لئے جنّت کا دروازہ کھولا جائے گا، پھر اسے بُلایا جائے گا: آؤ! قریب آؤ...! جب وہ جنّت کے قریب آئے گا تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، اسی طرح کئی بار کیا جائے گا۔[2]

آہ! وہ نادان جو دوسروں کی عزّت کا خیال نہیں رکھتے، مذاق اُڑاتے اور دوسروں کو ذلیل کر کے ہنستے اور خوشیاں مناتے ہیں، اس روایت کو بار بار پڑھیں، اس پر غور کریں،

1 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، صفحہ:484، حدیث:1995۔
2 ...شُعب الایمان، باب تحریم اعراض الناس، جلد:5، صفحہ:311، حدیث:6757۔

ذرا سوچیں تو سہی...! وہ قیامت کا 50 ہزار سال کا دِن، تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، آگ برساتا سورج، ہر طرف نَفْسِی نَفْسِی کا عالَم، اس صُورتِ حال میں جب کسی کو جنّت کی طرف پُکارا جائے گا، اس کے دِل میں کیسی خوشی داخِل ہو گی، وہ اپنی قسمت پر رشک کرتا، کتنی اُمِّید کے ساتھ جنّت کی طرف لپکے گا مگر آہ...! جیسے ہی جنّت کے قریب پہنچے گا، دروازہ بند کر دیا جائے گا، ذرا تَصَوُّر تو باندھئے! اس وقت کیسی ندامت ہو گی، اُمِّیدوں کے سارے چراغ یک دَم گُل ہو جائیں گے، خوشیاں مناتا ہوا دِل چکنا چُور ہو جائے گا۔ آہ! یہ حسرت، یہ ندامت کس لئے ہو گی...؟ اس لئے کہ یہ بدنصیب دُنیا میں دوسروں کا مذاق بناتا تھا، روزِ قیامت اسے اس بُرے کام کا بدلہ دیا جائے گا۔

بھائیوں کا دل دُکھانا چھوڑ دو | اور تمسخر بھی اُڑانا چھوڑ دو

مذاق مسخری کا شرعی حکم

اے عاشقانِ رسول! دُنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والا مسلمان ہو، ہم پر لازِم ہے کہ ہم ہرگز ہرگز اس کا مذاق نہ اُڑائیں۔ حضرت علّامہ عبد المصطفےٰ اعظمی رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اِہانت اور تحقیر کے لئے زبان یا اشاروں یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اُڑانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[1]

(2): کسی کو طعنہ نہ دو...!

اجتماعی زندگی کے آداب کا دوسرا مدنی پھول بیان کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ (پارہ:26، سورۂ حجرات:11) | ترجَمہ کنزُالایمان: اور آپس میں طعنہ نہ کرو۔

1 ... جہنم کے خطرات، صفحہ:173۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: یعنی زبان یا اِشارے کے ذریعے ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ، کیونکہ مؤمن ایک جان کی طرح ہیں، جب کسی مؤمن پر عیب لگایا جائے گا تو گویا اپنے پر ہی عیب لگایا جائے گا۔[1]

آہ! اب ہمارے ہاں دوسروں کو طعنے دینے کی وبا بھی بہت عام ہے ❁ کوئی سُنّتیں اپنائے ❁ اپنا اُٹھنا بیٹھنا ❁ چلنا پھرنا ❁ کھانا پینا ❁ پہننا وغیرہ سُنّت کے مطابق کرلے تو اس پر طعنوں کے تیر برسائے جاتے ہیں ❁ غریب کو غُربت کا طعنہ دیا جاتا ہے ❁ کبھی کسی کی ذات کو کمتر سمجھ کر اُس کی ذات کا طعنہ دیا جاتا ہے (حالانکہ کوئی ذات ذلیل یا کمتر نہیں، عزّت کا معیار تقویٰ ہے) ❁ کوئی مزدوری کرتا ہے تو اسے مزدوری کا طعنہ ❁ کوئی ٹھیلہ لگاتا ہے تو اسے ٹھیلہ لگانے کا طعنہ ❁ جس کے ہاں صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں ہوں، بیٹا نہ ہو، (حالانکہ بیٹی اللہ پاک کی رحمت ہے، اس کے باوُجود) اسے طعنے دیئے جاتے ہیں۔

رشتوں کا لین دین ہو یا خدانخواستہ طلاق وغیرہ کا معاملہ ہو جائے، تب تو شیطان خُوب کھل کر کھیلتا اور خُوب طعن و تشنیع کی آفت میں مبتلا کرتا ہے۔

طعن و تشنیع کی مذمت میں 2 احادیث

کاش! ہم اللہ و رسول کی تعلیمات کو سچّے دِل سے عملی طَور پر اپنالیں...! (1): حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بہت لعنت کرنے والے، بہت طعنے دینے والے قیامت کے دِن نہ گواہ ہوں گے، نہ شفیع۔[2]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ: 11، جلد: 9، صفحہ: 430 بتغیر قلیل۔

2 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ: 1004، حدیث: 2598۔

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اُمَّتِ رسولُ اللہ صلی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم قیامت کے دن گزشتہ انبیائے کرام (عَلَیہِمُ السَّلَام) کی گواہ بھی ہو گی (یعنی یہ گواہی دے گی) کہ انہوں نے اپنی اُمّتوں کو تبلیغ فرمادی اور گنہگاروں کی شفاعت کرنے والی بھی ہو گی مگر جو مسلمان لعنت کرنے اور طعنے دینے کا عادِی ہو گا، وہ ان دونوں نعمتوں سے محروم رہے گا۔ لہٰذا دُنیا میں لعن طعن کے عادِی نہ بنو۔(1)

(2): حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مؤمن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ فُحش (یعنی بے ہُودہ) بکنے والا ہوتا ہے۔(2)

فُحش بات کے معنیٰ یہ ہیں: اَلتَّعْبِیْرُعَنِ الْاُمُوْرِ الْمُسْتَقْبَحَۃِ بِالْعِبَارَاتِ الصَّرِیْحَۃ یعنی شرمناک اُمور (مثلاً گندے اور بُرے مُعاملات) کا کُھلے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔(3)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی صاحب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: یہ عُیُوب (یعنی طعنے دینا، لعنت کرنا اور فُحش بکنا، یہ) سچے مسلمان میں نہیں ہوتے، اپنے عیب نہ دیکھنا، دوسرے مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنا، ہر ایک کو لعن طعن کرنا اسلامی شان کے خِلاف ہے۔ بعض لوگ جانوروں کو، ہوا کو گالیاں دیتے ہیں، بعض لوگ گالی پہلے دیتے ہیں، بات بعد میں کرتے ہیں، یہ سب اس حدیثِ پاک سے عِبرت پکڑیں۔(4)

1...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:451 بتغیر قلیل۔

2...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، صفحہ:481، حدیث:1977۔

3...احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، جلد:3، صفحہ:122۔

4...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:469 بتغیر قلیل۔

(3): ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے تیسرا اَدب قرآنِ کریم نے یہ بیان کیا:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ (پارہ:26،سورۂ حجرات:11)	ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔

صَدرُ الاَفاضِل سید محمد نعیم الدِّین مراد آبادی رَحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں (ان ناموں سے نہ پُکارو!) جیسے کسی کو لمبو! موٹو! کالو! وغیرہ کہہ کر پُکارنا۔ (1)

بُرے نام سے پُکارنے کا حکم

افسوس! آج کل یہ بلا بھی معاشرے میں عام ہوتی جارہی ہے، آدمی کا اَصْل نام بہت اچھا ہوتا ہے، پھر لوگ نہ جانے کیوں دوسروں کو بُرے ناموں سے پُکارتے ہیں۔ جس کا جو نام ہو، اس کو اُسی نام سے پُکارنا چاہئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا نام مثلاً لمبو، ٹھنگو وغیرہ نہ رکھا جائے، عموماً اس طرح کے ناموں سے سامنے والی کی دِل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چِڑتا بھی ہے، اس کے باوُجود پُکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسی اُلٹے نام سے پُکارتا ہے۔ میرے آقا، اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافرِ ذِمّی کو بھی شرعی حاجت کے بغیر ایسے الفاظ سے پُکارنا جس سے اس کی دِل شکنی ہو، اُسے ایذا پہنچے، شرعاً ناجائِز و حرام ہے، اگرچہ بات فِیْ نَفْسِہٖ سچی ہو۔ (2)

مثلاً کسی کا رنگ واقعی کالا ہے، اس کے باوُجود اسے کالو کہہ کر پُکارنے سے اس کی دِل

---

1 ...خزائن العرفان، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:11، صفحہ:950۔
2 ...فتاوی رضویہ، جلد:23، صفحہ:204۔

آزاری ہوتی ہے تو اسے یُوں پُکارنا ناجائِز و حرام ہی رہے گا۔

اُلٹے نام سے پُکارنے کی مذمت

حضرت عُمیر بن سعد رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں، حُسْنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی کو اس کے نام کے عِلاوہ نام (یعنی بُرے لقب سے) بُلایا، اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): بدگمانی مت کیجئے...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے چوتھا ادب اللہ پاک نے یہ بیان فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (پارہ:26، سورۂ حجرات:12)	ترجمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: آیت کے اس حِصّے میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو بہت زیادہ گمان کرنے سے منع فرمایا کیونکہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گُناہ ہیں، لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔[2]

گمان کی 3 اقسام

عُلما فرماتے ہیں: گمان (یعنی ہمارے دِل میں آنے والے خیالات شرعی حکم کے اعتبار سے) 3

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ:525، حدیث:8666۔

2 ...تفسیر صراط الجنان، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:12، جلد:9، صفحہ:433۔

قسم کے ہیں:(1):واجب: جیسے اللہ پاک کے ساتھ اچھا گمان رکھنا(2): مستحب: جیسے نیک مسلمان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا(3): ممنوع و حرام: جیسے اللہ پاک کے ساتھ برا گمان رکھنا، یونہی کسی مسلمان کے لئے بدگمانی کرنا کہ یہ حرام ہے۔[1]

بدگمانی جھوٹ ہے

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کہ بدگمانی بدتَرین جھوٹ ہے۔[2]

بدگمانی کے دینی و دُنیوی نقصانات

تفسیر صِرَاطُ الجِنَان میں ہے:(1): جس کے بارے میں بدگمانی کی، اگر اس کے سامنے اس کا اظہار بھی کر دیا تو اس کی دِل آزاری ہو سکتی ہے اور شرعی اجازت کے بغیر مسلمان کی دِل آزاری حرام ہے(2): اگر مسلمان کے سامنے اس کے متعلق بدگمانی کا اظہار نہ کیا، بلکہ اس کی پیٹھ پیچھے کیا تو یہ غیبت ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا بھی حرام ہے(3): بدگمانی کرنے والا محض اپنے گمان پر صبر نہیں کرتا بلکہ وہ سامنے والے کے عیب تلاش کرنے میں لگ جاتا ہے اور کسی مسلمان کے عیب تلاش کرنا بھی گُناہ ہے(4): بدگمانی کی ہلاکت میں سے یہ بھی ہے کہ بدگمانی کرنے سے بغض اور حسد جیسے خطرناک باطنی امراض پیدا ہوتے ہیں(5): بدگمانی کرنے سے 2 بھائیوں میں دُشمنی پیدا ہو جاتی ہے، ساس اور بہو ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتی ہیں، شوہر اور بیوی میں ایک دوسرے پر اعتماد ختم

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، جلد:9، صفحہ:433 بتغیر قلیل۔

2 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ:994، حدیث:2563۔

ہو جاتا ہے، بد گمانی کی وجہ سے بات بات پر آپس میں لڑائی رہنے لگتی ہے اور بالآخر بعض دفعہ طلاق کی نوبت بھی آجاتی ہے۔ بد گمانی کی وجہ سے بھائی اور بہن کے درمیان تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں اور یوں ایک ہنستا بستا گھر اُجڑ کر رہ جاتا ہے (6): دوسروں کے لئے برے خیالات رکھنے والے افراد پر فالج اور دل کی بیماریوں کا خطرہ زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حال ہی میں ایک تحقیقی رپوٹ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ وہ افراد جو دوسروں کے لئے مخالفانہ سوچ رکھتے ہیں اور اس کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار اور غصے میں رہتے ہیں ان میں دل کی بیماریوں اور فالج کا خطرہ 86٪ بڑھ جاتا ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں بد گمانی کی آفت سے محفوظ فرمائے اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

(5): کسی کے عیب تلاش نہ کرو...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے پانچواں ادب یہ ہے کہ

وَّلَا تَجَسَّسُوْا (پارہ:26، سورۂ حجرات:12) | ترجمۂ کنزُالعرفان: اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو۔

تَجَسُّس کسے کہتے ہیں...؟

لوگوں کی چھپی ہوئی باتیں اور عیب جاننے کی کوشش کرنا تَجَسُّس کہلاتا ہے۔[2]

❀ مثال کے طور پر کسی سے پوچھنا: رات دیر تک جاگتے رہتے ہو، فجر بھی پڑھتے ہو یا نہیں؟ ❀ کسی نے نوکر رکھا تو اُس سے پوچھنا: آپ کا نیا نوکر برابر کام کرتا ہے یا نہیں؟ یہ بھی بِلا اِجازتِ شَرْعی پوچھنا عیب ڈھونڈنا ہے اور اس سوال کے جواب میں پورا خطرہ ہے کہ

1... تفسیر صراط الجنان، جلد:9، صفحہ:435 تا 436 بتغیر قلیل۔
2... حدیقہ ندیہ، الخلق الرابع والعشرون، جلد:3، صفحہ:160۔

جس سے پوچھا گیا وہ نوکر کے بارے میں کام چور ہے، حرام خور ہے وغیرہ کہہ کر گنہگار ہو جائے ❁ اسی طرح بِلا اِجازتِ شَرعی کسی کا کوئی عیب مَعلُوم کرنے کے لئے اس کا پیچھا کرنا، اس کے گھر میں جھانکنا وغیرہ بھی تجسُّس میں داخِل ہے۔

تجسس کے متعلق 2 احکام

(1): مسلمان کی عیب جُوئی (یعنی اس کے عیب تلاش کرنا) حرام ہے (2): نوکر رکھنے یا کہیں شادی کا اِرادہ ہے تو حَسبِ ضرورت مَعلُومات کرنا گُناہ نہیں۔[1]

مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنے کی مذَمَّت

حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے وہ لوگو جو زبان سے تو ایمان لے آئے ہو مگر تمہارے دِل میں ابھی تک ایمان داخِل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت مت کرو اور نہ ان کے عُیُوب کو تلاش کرو کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا اللہ پاک اُس کا عیب ظاہِر فرمادے گا اور اللہ پاک جس کا عیب ظاہِر فرمادے تو اُسے رُسوا کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر (چُھپ کر بیٹھا ہوا) ہو۔[2]

اے عاشقانِ رسول! اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی غیبت کرنا اور ان کے عیب ڈھونڈنا منافقوں کا کام ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کا انجام ذِلّت و رُسوائی ہے کہ جو شخص دوسروں کے عیب ڈھونڈتا ہے، یقیناً اس میں بھی کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہو گا اور ممکن ہے کہ وہ عیب ایسا ہو جس کے ظاہر ہونے سے وہ معاشرے

1 ...گناہوں کے عذابات، حصہ:1، صفحہ:32۔
2 ...ابوداود، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، صفحہ:765، حدیث:4880۔

میں ذلیل وخوار ہو جائے۔ لہٰذا عیب تلاش کرنے والوں کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان کی اس حرکت کی بنا پر کہیں اللہ پاک ان کے وہ پوشیدہ عیوب ظاہر نہ فرمادے جس سے وہ ذلت ورسوائی سے دوچار ہو جائیں۔

عیبوں پر پردے ڈالئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دوسروں کے عیبوں پر پردے ہی ڈالا کریں۔ بُخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ رکھا، اللہ پاک قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ رکھے گا۔[1]

حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: جب تم اپنے ساتھی کے عیب ذکر کرنے کا ارادہ کرو تو (اس وقت) اپنے عیبوں کو یاد کرو۔[2]

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے عیب تلاش کرنے سے بچنے، اپنے عیبوں کو تلاش کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(6): غیبت مت کیجئے...!

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے چھٹا ادب یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان بھائی کی غیبت نہ کی جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ	ترجَمہ کنزُ الایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت

1...بخاری، کتاب المظالم والغضب، صفحہ: 630، حدیث: 2442۔
2...شُعب الایمان، باب تحریم اعراض الناس، جلد: 5، صفحہ: 311، حدیث: 6758۔

(پارہ26،سورۂ حجرات:12) | نہ کرو۔

غیبت کسے کہتے ہیں؟

کسی کے بارے میں اس کی غیر مَوجُودَگی میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُن لے یا اُس کو پہنچ جائے تو اُسے ناگوار معلوم ہو۔ اسے غیبت کہتے ہیں۔[1]

مثلاً کسی کے مَجْلِس سے اُٹھ کر جانے کے بعد اس طرح کہنا: ❀ یار! وہ گیا، جان چھوٹی ❀ ڈیڑھ ہشیار ہے ❀ بات بات پر ہا ہا کر کے ہنستا تھا وغیرہ۔ اسی طرح مُسْتَحَبَّات ونوافِل میں سُستی کرنے والے کے بارے میں اس طرح کہنا: ❀ اُس نے زندگی میں کبھی عَاشُورا کا روزہ نہیں رکھا ❀ وہ اَوّابین کیا پڑھے گا! اُس کو یہ تو پوچھو کہ یہ نوافِل کس وَقْت پڑھے جاتے ہیں ❀ وہ تَبَرُّك کہہ کر نیاز تو کھالیتا ہے مگر اس کے لئے چندہ کبھی نہیں دیتا۔[2]

غیبت کے متعلق احکام

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی مسلمان کی عزّت میں سے ہے کہ ہم اس کی غیبت نہ کریں، نہ ہی سُنیں کہ (1): غیبت گُنَاہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے (2): غیبت کو حَلال جاننے والا کافِر ہے (3): غیبت کرنے والا فاسِق وگنہگار اور عَذابِ نار کا حق دار ہوتا ہے (4): بغیر شَرعی مَجْبُوری کے غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والے ہی کی طرح گنہگار ہوتا ہے۔[3]

---

1 ...غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ: 438۔
2 ...گناہوں کے عذابات، حصہ: 1، صفحہ: 27۔
3 ...گناہوں کے عذابات، حصہ: 1، صفحہ: 27۔

غیبت کی مذمت میں 4 احادیث

(1): فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کا وہ عیب بیان کرو جس کے ذکر کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کی گئی: اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میرے بھائی میں وہ عیب موجود ہو جسے میں بیان کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: تم جو عیب بیان کر رہے ہو اگر وہ اس میں موجود ہو جب ہی تو وہ غیبت ہے اور اگر اس میں وہ عیب نہیں ہے تو پھر وہ بہتان ہے۔[1] (2): اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: غیبت زِنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، غیبت زنا سے زیادہ سخت کیسے ہے؟ ارشاد فرمایا: مرد زِنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی تب تک مغفرت نہ ہو گی جب تک وہ معاف نہ کردے جس کی غیبت کی ہے۔[2] (3): رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن پیتل کے تھے اور وہ ان ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا: اے جبریل! علیہ السّلام، یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ افراد ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کیا کرتے) اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے۔[3] (4): پیارے آقا، مدینے والے

---

1 ...مسلم، کتاب البر والصلة، صفحہ: 1002، حدیث: 2589۔
2 ...شُعب الایمان، باب تحریم اعراض الناس، جلد: 5، صفحہ: 306، حدیث: 6741۔
3 ...ابو داوٗد، کتاب الادب، صفحہ: 765، حدیث: 4878۔

مصطفٰے صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا (یعنی غیبت کی) اس کے پاس قیامت کے دن اس کے بھائی کا گوشت لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا تم جس طرح دنیا میں اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کیا کرتے) تھے اب زندہ کا گوشت کھاؤ وہ چیخ مارتا ہوا اور منہ بگاڑتا ہوا کھائے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غیبت، بدگمانی، تجسس اور مسلمانوں کی دِل آزاری وغیرہ بہت سارے گُناہوں کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **غیبت کی تباہ کاریاں** (جس میں آپ جان سکیں گے غیبت کی 18 سو سے زائد مثالیں، غیبت کرنے والے سے پیچھا چھڑانے کا طریقہ، غیبت کی جائز صورتیں، غیبت سے بچنے کا انوکھا طریقہ، غیبت کے بارے میں سوال وجواب اور اس کے علاوہ غیبت کے بارے میں کافی معلومات) اور رسالہ **احترامِ مسلم** پڑھ لیجئے! اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی کتب (1): تکلیف نہ دیجئے (2): گُناہوں کے عذابات (3): بدگمانی (4): اور جہنّم میں لے جانے والے اَعمال بھی خریدیئے! انہیں پڑھئے اور عِلمِ دین کا خزانہ حاصِل کیجئے!

اسلامِک ای بُک لائبریری کا تعارف

آپ یہ کتابیں **اسلامِک ای بُک لائبریری** سے مفت ڈاؤنلوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

اسلامِک اِی بُک لائبریری ایک موبائل ایپلی کیشن ہے جو اینڈرائیڈ اور **IOS** دونوں طرح کی ڈیوائسز کے لئے موجود ہے۔ اس ایپلی کیشن میں اسلامی کتابیں مختلف زبانوں میں دستیاب ہیں، اور اگر کسی کو کتاب پڑھنے میں مشکل ہو تو ایسے افراد آڈیو بُک لائبریری

[1] ...معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:450، حدیث:1656۔

کے ذریعے کتابیں سن کر بھی علم دین سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، اس ایپلی کیشن کے ذریعے مکتبۃ المدینہ سے شائع (**Publish**) ہونے والی کتابیں مفت ڈاؤن لوڈ بھی کی جاسکتی ہیں، یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

دوسروں کی عزّت کے محافِظ بنئے!

اے عاشقانِ رسول! ہم مسلمان ہیں اور اسلام نے ہمیں دوسروں کی عزّت کا محافِظ بنایا ہے، اس لئے ہم نے خُود تو دوسروں کی عزّت کرنی ہی کرنی ہے، اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کی عزّت پر پہرا بھی دینا ہے ❁ مثلاً کوئی ہمارے مسلمان بھائی کی غیبت کر رہا ہے، اب ہم پر لازم ہے کہ اسے غیبت سے روکیں ❁ اگر روک نہیں سکتے تو وہاں سے اُٹھ جائیں ❁ اسی طرح کوئی ہمارے مسلمان بھائی کا مذاق اُڑا رہا ہے، اسے طعنے دے رہا ہے، اس کے عیب اُچھال رہا ہے تو جہاں تک بن پڑے ہمیں چاہئے کہ حکمتِ عملی کے ساتھ اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کی حفاظت کریں اور ثواب کمائیں۔ حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی جہنم سے حفاظت فرمائے گا۔[1]

مسلمان کی عزّت افزائی کے نبوی انداز

اے عاشقانِ رسول! آیئے! آخر میں اپنے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ

---

1 ...شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب الذب عن المسلمین، جلد:7، صفحہ:346، حدیث:3528۔

عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چند پیاری پیاری ادائیں سنتے ہیں، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ پیاری ادائیں بھی **مسلمانوں کی عزّت کرنے** کے لئے ہماری راہنما ہیں۔

❁ سلطانِ دو جہان صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آنے والوں کو مَحبت دیتے ❁ قوم کے معزز فرد کالحاظ فرماتے اور اُس کو قوم کا سردار مقرر فرمادیتے ❁ لوگوں کو اللہ پاک کے خوف کی تلقین فرماتے ❁ صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی خبر گیری فرماتے ❁ لوگوں کی اچھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے اور اس کی تقویت فرماتے، بری چیز کو بری بتاتے اور اُس پر عمل سے روکتے ❁ ہر معاملے میں اِعتدال (یعنی میانہ روی) سے کام لیتے ❁ لوگوں کی اِصلاح فرماتے رہتے ❁ آپ صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھتے بیٹھتے (یعنی ہر وقت) ذکر اللہ کرتے رہتے ❁ جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وَہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرماتے ❁ سب کے حقوق کا لحاظ رکھتے ❁ آپ صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس ہوتا کہ سرکار صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے زِیادہ محبت فرماتے ہیں ❁ خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقت تک تشریف فرمارہتے جب تک وہ خود نہ چلا جائے ❁ جب کسی سے مصافحہ فرماتے (یعنی ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے ❁ سائل (یعنی مانگنے والے) کو عطا فرماتے ❁ آپ صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت وخوش خُلقی ہر ایک کے لئے عام تھی ❁ آپ صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس علم، بردباری، حیا، صبر اور اَمانت کی مجلس تھی ❁ آپ صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں شوروغل ہوتا نہ کسی کی تذلیل (یعنی بے عزتی) ❁ آپ صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں اگر کسی سے کوئی بھول ہوجاتی تو اُس کو شہرت نہ دی جاتی ❁ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل توجہ فرماتے ❁ آپ صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے ❁ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے ❁ سلام میں پہل فرماتے ❁ بچوں کو بھی سلام کرتے ❁ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پکارتا، جواب میں لَبَّیك (یعنی میں حاضر ہوں) فرماتے ❁ اہل مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے ❁ اکثر قبلہ رو بیٹھتے ❁ اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے ❁ برائی کا بدلہ برائی سے دینے کے بجائے معاف فرما دیا کرتے ❁ راہِ خدا میں جہاد کے سوا کبھی کسی کو اپنے مبارَک ہاتھ سے نہ مارا، نہ کسی غلام کو نہ ہی کسی عورت (یعنی زَوجہ وغیرہ) کو مارا ❁ گفتگو میں نرمی ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بروزِ قیامت لوگوں میں سب سے براوہ ہے جس کو اُس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ چھوڑدیں ❁ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بات کرتے تو (اِس قدر ٹھہراؤ ہوتا کہ) لفظوں کو گننے والا گن سکتا تھا ❁ طبیعت میں نرمی تھی اور ہشاش بشاش رہتے ❁ سخت گفتگو نہ فرماتے ❁ کسی کو عیب نہ لگاتے ❁ بخل نہ فرماتے ❁ کسی کا عیب تلاش نہ کرتے ❁ صرف وہی بات کرتے جو (آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حق میں) باعث ثواب ہو ❁ مسافر یا اجنبی آدمی کے سخت کلامی بھرے سوال پر بھی صبر فرماتے ❁ کسی کی بات کو نہ کاٹتے البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اُس کو منع فرماتے یا وَہاں سے اُٹھ جاتے ❁ سادَگی کا عالَم یہ تھا کہ بیٹھنے کے لئے کوئی مخصوص جگہ بھی نہ رکھی تھی ❁ کبھی چٹائی پر تو کبھی یوں ہی زمین پر بھی آرام فرمالیتے ❁ کبھی قہقہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے ❁ صحابۂ کرام علیہم الرضوان فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے (یعنی موقع کی مناسبت سے) حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے زیادہ

مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔[1]

یا الٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں | اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! بااخلاق و باکردار، نیک اور اچھا مسلمان بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زِندگی میں بہار آئے گی، کردار نکھر کر اُجلا اُجلا ہو جائے گا اور دین و دنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: مدنی قافلہ۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

نشے کی بُری عادت چُھوٹ گئی

جیکب آباد سندھ کے علاقے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: پہلے میں غلط عقائد کا حامِل اور اخلاقی بُرائیوں کی دلدل میں دھنسا ہوا تھا، روزانہ رات کو 8 سے 12 بجے تک بھنگ، چرس اور شراب وغیرہ کا نشہ کیا کرتا، پھر بدمست ہو کر گھر پہنچتا اور بستر پر بے سُدھ ہو کر سو جاتا۔ میری ماں میری حالت دیکھ کر روتی رہتی اور مجھے سمجھاتی لیکن مجھ پر ذرا بھی اثر نہ ہوتا، پھر غالباً 2010ء میں ہمارے علاقے میں سیلاب آیا تو ہم نے ایک محفوظ مقام پر پناہ لی۔ وہاں میں شدید بیمار ہو گیا، میری خوش نصیبی کہ اسی

---

1 ...احترامِ مسلم، صفحہ: 27تا30۔

دورانِ میری ملاقات دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہوگئی، جن کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار مجھے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ! مدنی قافلے کی برکت سے بدعقیدگی اور نشے کی بُری عادت سے توبہ کی توفیق بھی مل گئی، تادمِ بیان جامعۃُ المدینہ میں درجہ ثانیہ (یعنی دُوسرے سال) کا طالبِ علم ہوں۔[1]

اچّھی نیّت کا پھل پاؤ گے بے بدل | سب کرو نیّتیں قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور ناداریاں ہوں | ٹلیں مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ؛ سلام بات چیت سے پہلے ہے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان سے مُلاقات کرتے وقت سلام کرنا سنت ہے۔ ❀ سلام

1 ...بدشگونی، صفحہ: 112۔
2 ...مشکوٰۃ، کتاب: الایمان، باب: الاِعتِصام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔
3 ...ترمذی، کتاب: الاستئذان، باب: ماجاء فی السلام قبل الکلام، صفحہ: 635، حدیث: 2699۔

کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں ❀ دن میں کتنی ہی بار آمنا سامنا ہو کسی کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو ہر بار سلام کرنا کارِ ثواب ہے ❀ سلام میں پہل کرنا سنت ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا اللہ پاک کا مقرب بندہ ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بَری ہے جیسا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بَری ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں ❀ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❀ اسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جا سکتی ہیں ❀ بعض لوگ سلام کے ساتھ جَنَّتُ الْمَقَام اور دوزخُ الْحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے اور یہ جملہ لغت کے اعتبار سے بھی غلط ہے بلکہ بعض مَن چلے تو معاذاللہ مذاقاً یہاں تک بَک دیتے ہیں **آپ کے بچے ہمارے غلام۔** امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا ہے اور اس پر زیادت (یعنی اضافہ) نہیں۔ سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہ کہے اور اگر سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور سلام کرنے والے نے وَبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو جواب دینے والا بھی اتنا ہی کہے اس سے زیادت (یعنی اضافہ) نہیں ❀ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے ❀ سلام

اور جوابِ سلام کا درست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔پہلے میں کہتا ہوں آپ سن کر دوہرائیے:اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَسْ۔سَلَا۔مُ۔عَلَیْ۔کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرائیے:وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ (وَ۔عَ۔لَیْ۔کُ۔مُسْ۔سَلَام)۔[1]

رضائے حق کیلئے تم سلام عام کرو | سلامتی کے طلب گار ہو سلام کرو

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرُودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قَبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[2]

1 ...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ: 30-32۔
2 ...اَفضلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ ۶ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ

---

1 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
2 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام علیھم الرِّضوان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ

---

1 ...قَوْلُ الْبَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
2 ...التر غیب والترھیب، کِتَابُ الذِّکْر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

قَدْر حاصل کرلی۔[1]

1... تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔